ڈاکٹر محمد سلیمان اطہر
گورنمنٹ کالج، حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ

پاکستان کے لسانی منظر نامے میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کا کردار

In linguistics, code switching and code mixing are two unique terms. Code switching is associated with the use of two languages, one after the other. While code mixing is the use of words of a second language in the sentences of mother Language or First Language or other verities of the same language. Both show the command of a person over more than one language or other varieties. Pakistan is a multi-lingual country. English being the official language has deeply affected other languages of Pakistan including Urdu, the national language. So, all the time most of Pakistanis especially the educated and businessmen community are in the practice of code switching and code mixing. This veries from person to person in various fields of life on different occasions and situations. They are the extra linguistic qualities of an individual. On one hand language is endangered by the process of code switching and code mixing and on the other hand, they enrich the vocabulary of a language. However, their misuse may distort a language.

کوڈ سوئچنگ (Code Switching) اور کوڈ مکسنگ (Code Mixing) انگریزی لسانیات کی اصطلاحات ہیں جن کے اردو لسانیات میں مترادفات بالترتیب تحولِ زبان اور ادغام زبان ہیں۔ [۱] چونکہ اردو لسانیات میں یہ دونوں اصطلاحات عربی زبان سے مستعار لی گئی ہیں اور ان کا عام چلن بھی نہیں ہے لہذا بہتر یہی خیال کیا گیا کہ ان انگریزی اصطلاحات کو اردو کردخیل الفاظ کی حیثیت سے اپنی اصل صوتی حالت میں مستعمل کر لیا جائے تا کہ قاری کے لیے بہتر مفہوم واضح کیا جا سکے۔ تاہم ہر دو صورتوں میں لسانی مغائرت برقرار رہتی ہے۔ یہ بات پیشِ نظر رہے کہ اردو ایک کھچڑی زبان ہے جس میں ہر زبان کے لفظ آسانی سے جذب ہو سکتے ہیں اور اردو میں مستعمل حیثیت حاصل کرنے والا ہر لفظ اردو زبان کا ہو جاتا ہے جیسا کہ سیّد انشاء اللہ انشاء کہتے ہیں کہ ہر وہ لفظ جو اردو میں مشہور ہو گیا خواہ وہ عربی ہو یا فارسی یا ترکی یا سریانی یا پنجابی یا پوربی، اصل کے اعتبار سے غلط ہو یا صحیح ہو، وہ اردو کا لفظ ہے۔ [۲] چنانچہ پاکستان

زبانوں پر انگریزی زبان کے اثرات اور مغربی ایجادات کی وجہ سے بے شمار انگریزی الفاظ مثلاً سم، بیٹری، ٹائر، ٹیوب، سیٹ، ہینڈل، کمپیوٹر، موبائل فون، جج، الیکشن، چیئرمین، ممبر، بورڈ، انسپکٹر، ٹیچر، مس، میڈم، سر، کارڈ، ٹاور، راڈ، بس، ٹرک، ٹریکٹر، موٹرسائیکل، ٹینک، وارڈ، ڈاکٹر اور نرس وغیرہ ہماری روز مرہ اردو بول چال کا حصہ بن چکے ہیں اور ان کے متبادل پاکستانی زبانوں میں شاذ ونادر ہو سکتے ہیں یا پھر ان کا استعمال متروک ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ان کے مترادف اردو الفاظ عربی وفارسی زبانوں میں سے وضع بھی کر لیے جائیں تو وہ لسانی مغائرت کا اظہر کریں گے۔ تھذا ایسے الفاظ کا استعمال کوڈ مکسنگ کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ انہیں دخیل الفاظ کا درجہ دیا جاتا ہے کیونکہ ان کے استعمال سے ہر عام وخاص بخوبی واقف ہوتا ہے۔ پاکستان ایک کثیر اللسانی ملک ہے جہاں قومی رابطے کی زبان اردو کے علاوہ تیس (۳۰) سے زائد مقامی زبانیں [۳] مثلا پنجابی، سرائیکی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی، ہندکو، بلتی، بروشسکی، شینا، کشمیری، ڈوگری، پہاڑی، پوٹھہاری، وخی اور میواتی وغیرہ مادری زبانوں کے طور پر مستعمل ہیں۔ پاکستان کی سرکاری زبان انگریزی ہے جو جدید ذرائع مواصلات اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت ہر شعبہء زندگی میں اپنا اثر ورسوخ قائم کر چکی ہے۔

لوگوں کے مل جل کر رہنے سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ لسانی اعتبار سے دنیا میں تین سطح کے معاشرے ہیں: ایک معاشرہ، دولسانی معاشرہ اور کثیر اللسانی معاشرہ۔ ایک لسانی معاشرے میں لوگ صرف اپنی مادری زبان ہی سے آشنا ہوتے ہیں۔ مادری زبان کے علاوہ وہ کسی دوسری زبان کونہیں جانتے۔ پاکستان کے دہی، دُور افتادہ اور پس ماندہ علاقے جہاں جدید ذرائع مواصلات کی کمی ہے اور مقامی باشندے بیرونی دنیا سے کٹے ہوئے ہیں، وہاں لوگ صرف اپنی مادری زبان ہی جانتے ہیں۔ اسی طرح کھیت رہائشوں اور چھوٹے دیہاتوں کے غیر تعلیم یافتہ اور اپنے مخصوص علاقے میں قید رہنے والے لوگ عموما یک لسان ہوتے ہیں۔ دو لسانی معاشرے میں لوگ مادری زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ مثلاً پاکستان کے قصبوں اور شہروں میں رہنے والے لوگ اپنی مادری زبان مثلاً پنجابی، سرائیکی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی، ہندکو، چترالی، بلتی، شینا، بروشسکی، کلامی، کوہستانی، ڈوگری اور کشمیری وغیرہ کے علاوہ اردو بول چال بھی جانتے ہیں۔ شہروں میں ہر جگہ مقام زبان اور اردو ساتھ ساتھ چلتی نظر آتی ہیں۔ مثلاً خطہء ملتان میں پنجابی، سرائیکی اور اردو بولنے والے افراد آباد ہیں۔ کوئٹہ کے علاقے میں بلوچی، براہوی، پشتو، سرائیکی اردو اور بعض فارسی بولنے والے باشندے بھی موجود ہیں۔ کراچی میں مختلف پاکستانی زبانیں بولنے والے افراد آباد ہیں۔ پشاور میں، پشتو، چترالی، ہندکو اور اردو بولنے والے باشندے آباد ہیں اور کثیر اللسانی معاشرے کی تشکیل کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر پاکستانیوں کی اکثریت دولسانی ہے جبکہ بعض سہ لسانی ہے جبکہ بعض سہ لسانی اور کچھ کثیر اللسانی بھی ہیں۔

کوڈ سوئچنگ:

کوڈ سوئچنگ لسانیات کی ایک اصطلاح ہے جس کا تعلق تحریری زبان سے زیادہ بول چال کی زبان سے ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا انفرادی طرزِ عمل ہے جس میں کوئی فرد ایک زبان بولتے ہوئے اسی زبان کی کوئی اور بولی یا کوئی دوسری زبان

بولنے لگتا ہے تاکہ وہ اپنا مافی الضمیر واضح طور پر بیان کر سکے۔ کوڈ سوئچنگ قومی زبان اردو اور دیگر پاکستانی زبانوں کے مابین بھی ہوسکتی ہے اور کسی غیر ملکی زبان مثلاً ہندوی، فارسی، عربی یا انگریزی کے ساتھ بھی ہوسکتی ہے۔ ہر شخص کے ذہن میں جبلی طور پر اپنی مادری زبان کا ایک مکمل نظام ہوتا ہے اور وہ دیگر زبانوں کے مقابلے میں اپنی مادری زبان جلد سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب فرد کوئی دوسری زبان سیکھتا ہے، تو اس نئی ثانوی زبان کا نظام بھی اس کے ذہن میں تشکیل پانے لگتا ہے۔ چنانچہ کوئی فرد جتنی زبانیں جانتا ہے، اس کے ذہن میں اتنے ہی لسانی نظام، تشکیل پا جاتے ہیں۔ صرف ونحو کے حوالے سے، ہر زبان کے اپنے قواعد وضوابط اور ایک مخصوص کوڈ ہوتا ہے۔ جب فرد بول چال کے دوران، ایک زبان سے دوسری زبان کی طرف منتقل ہوتا ہے، تو وہ اس دوسری زبان کے کوڈ کی پیروی کرتا ہے۔ پھر جب وہ پہلی زبان کی طرف واپس آتا ہے، تو پہلی زبان کے قواعد وضوابط کے تحت بولنے لگتا ہے۔ یہی عمل کوڈ سوئچنگ کہلاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ ڈاکٹر انوار احمد کو اردو، پنجابی، سرائیکی، انگریزی اور ترکی زبان پر عبور حاصل ہے۔ اردو پنجابی، سرائیکی، جاپانی اور ترکی بولنے والے بے شمار طالب علم ان کے شاگرد ہیں۔ کسی تقریب میں مختلف زبانیں بولنے والے یہ طالب علم ڈاکٹر انوار احمد کے گرد اس طرح اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسے پروانے روشنی کی کھوج میں شمع کے گرد منڈلاتے ہیں۔ ڈاکٹر انوار احمد پنجابی طالب علموں سے پنجابی میں بات کرتے ہیں۔ اگلے ہی لمحے، وہ سرائیکی طالب علموں سے ان کی مادری زبان سرائیکی میں گفتگو کرنے لگتے ہیں، پھر اردو بولنے والے طالب علموں کے سوالات کے جوابات اردو میں دیتے ہیں، جاپانی طالب علموں کی طرف رخ کرتے ہوئے ان سے انگریزی یا جاپانی میں بات چیت کرتے ہیں اور ترکی طالب علموں کی طرف متوجہ ہوئے تو ان سے ترکی زبان بولتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی محفل میں مختلف مادری زبانیں بولنے والے طالب علموں سے باری باری مکالمہ کرنے کے لیے، وہ کوڈ سوئچنگ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

۲۔ سکول وکالج کی سطح سائنس مضامین کی تدریس کے لیے ذریعہ تعلیم انگریزی زبان ہو چکی ہے۔ سائنس کی مؤثر تدریس وتعلم کے لیے استاد کو بار بار اردو کی طرف کوڈ سوئچنگ کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ جامعات کی سطح پر بھی سائنسی مضامین کی تدریس کے دوران، انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو زبان کا استعمال ہوتا رہتا ہے خصوصاً طالب علموں کو عام ہدایات دیتے ہوئے یا کسی خاص موضوع کا تعلق روز مرہ زندگی سے جوڑتے ہوئے، استاد اردو یا کوئی دوسری پاکستانی زبان بولتا ہے۔

۳۔ پاکستان خصوصاً پنجاب کے سرکاری اور نیم سرکاری تعلیمی اداروں میں انگریزی زبان وادب ''قواعد وترجمہ'' کے طریقے سے پڑھایا جاتا ہے لہٰذا انگریزی کی تدریس پر مامور استاد ہر فقرے کا ترجمہ کرتے ہوئے اردو کی طرف کوڈ سوئچنگ کرتا ہے۔ یہی صورت حال سندھی میڈیم، پشتو میڈیم، بلوچی میڈیم سکولوں کی ہے جہاں استاد انگریزی فقرات کا سندھی یا پشتو زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے کوڈ سوئچنگ کے عمل سے گزرتا ہے۔ پنجاب کے دیہی سکولوں میں بعض انگریزی استاد اپنے طالب علموں کو کسی سبق، فقرے یا لفظ کا مفہوم سمجھانے کے لیے ان کی مادری زبان پنجابی، سرائیکی یا پوٹھوہاری میں کوڈ سوئچنگ کرتے ہیں۔

۴۔ لاہور سے کراچی، لاہور سے کوئٹہ، لاہور سے پشاور اور لاہور سے مردان جانے والی بسوں کے کنڈکٹر حضرات کوڈ سوئچنگ کے عمل سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ پنجابی سواریوں سے پنجابی میں بات کرتے ہیں، سرائیکی سواریوں سے بات چیت کے لیے سرائیکی بولنا شروع کر دیتے ہیں، سندھی علاقے میں داخل ہوتے ہی سندھی زبان کی طرف کوڈ سوئچنگ کرتے رہتے ہیں۔

کوڈ سوئچنگ کی اقسام:

بنیادی طور پر کوڈ سوئچنگ کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ بین الفقراتی کوڈ سوئچنگ

اس قسم کی کوڈ سوئچنگ میں فرد ہر زبان کے مکمل اور بامعنی فقرات استعمال کرتا ہے۔ مثلاً

پاکستان ایشیا کا ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ It is called Asian Tiger یہاں چاروں موسم پائے جاتے ہیں۔

۲۔ وصلی کوڈ سوئچنگ

اس قسم کی کوڈ سوئچنگ میں ایک زبان میں بات چیت کے دوران کسی دوسری کا زبان کا ایسا فقرہ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ پہلے سے مذکور کسی بات کی تائید یا تصدیق کرنے کے لیے بولا جائے مثلاً سائنس کا ایک استاد ''ایٹم'' کی اُردو میں تعریف سمجھا جاتا ہے اور آخر میں تصدیقی فقرہ انگریزی زبان میں بولتا ہے۔

''ایٹم مادے کا وہ چھوٹے سے چھوٹا ذرہ ہے جسے مزید سادہ حصوں میں تقسیم نہ کیا جاسکے'' Is it Clear?

کوڈ مسکنگ:

کوڈ مسکنگ کی اصطلاح، کوڈ سوئچنگ سے قدرے مختلف ہے۔ کوڈ مکسنگ ایک ایسا نباتیاتی عمل ہے جس میں فقرہ کسی فقرے کی ادائیگی کے لیے اپنی بول چال کی زبان میں کسی دوسری زبان کا کوئی لفظ یا ایک حصہ استعمال کرتا ہے۔ گویا کوڈ مکسنگ میں بول، چال کی زبان کسی فقرے کی ساخت میں دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے الفاظ استعمال نہیں ہوسکتے ہیں۔ جبکہ کوڈ سوئچنگ میں بولا جانے والا فقرہ ایک منفرد زبان کی نمائندگی کرتا ہے۔ کوڈ مکسنگ کی عام طور پر تین اقسام ہیں۔

۱۔ اندرون فقرہ کوڈ مسکنگ

اس قسم کی کوڈ مکسنگ میں بول چال کی زبان کسی فقرے میں کسی دیگر زبان کے الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔ اُردو بول چال کے دوران ہم انگریزی، پنجابی یا سندھی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ آج کل اُردو ٹی وی چینلوں مثلاً جیو نیوز ،دنیا نیوز، سماء نیوز ،اے آر وائی نیوز، ایکسپریس نیوز، ڈان اُردو نیوز، ٹائم نیوز، پیغام نیوز کے علاوہ دیگر پاکستانی زبانوں میں نشریات پیش کرنے والے چینلوں مثلاً پنجاب ٹی، وی، سوہنی دھرتی ، پی ٹی وی پنجند (پنجابی زبان) ،کوک، روہی، (سرائیکی)، کے ٹی این نیوز پی ٹی وی مہران سندھ ٹی وی (سندھی) ، پی ٹی وی اباسین ، خیبر ٹی وی اور خیبر نیوز (پشتو)

،بلوچستان، ٹی وی، پی ٹی وی بولان (بلوچی و براہوی) اور پی ٹی وی اے جے کے وغیرہ پر بھی مختلف زبانوں کے میزبان اور مہمان حضرات پنجابی ، سرائیکی ،سندھی، پشتو، بلوچی ،براہوی ،کشمیری اور پہاڑی زبانوں میں گفتگو کرتے کرتے بے تحاشا انگریزی الفاظ کی کوڈ مکسنگ کرنے لگتے ہیں۔ انگریزی الفاظ وفقرات کو گفتگو کا ایک لازمی حصہ بنالیا گیا ہے۔

(۴) اس طرح ٹھیٹھ زبان کا چٹکارا غائب ہوتا جاتا ہے۔ کوڈ مکسنگ کرنا شاید فیشن بن گیا ہے اور تعلیم یافتہ ہونے کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ مثلاً پلیز (Please) میری ہیلپ (help) کرو۔ آج بہت کولڈ (Cold) ہے۔ ہم نے مری کی سیر کے دوران بہت انجوائے (enjoy) کیا۔ میں نے لاسٹ سنڈے (Last Sunday) لاہور کا وزٹ (Visit) کیا تھا۔ مجھے منڈے (Monday) کا نیوز پیپر (Newspaper) چاہیے ۔ سائیں نتھو بابا آپ کا پرانا نمک خوار ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے ملک میں انار کی (Anarchy) اور لوڈ شیڈنگ (Load-shedding) جاری ہے۔

۲۔ اندرونِ لفظ کوڈ مکسنگ

اس قسم کی کوڈ مکسنگ میں بول چال کے کسی لفظ یا ترکیب کے اندر کسی دوسری زبان کی آوازیں شامل ہوتی ہیں۔ مثلاً قومی اسمبلی میں لوٹا کریسی (Cracy) کا قبضہ ہے۔ ججوں (Judge) نے تمام کیسوں (Case) کا فیصلہ سنا دیا۔ بنچوں (Bench)، ڈیسکوں (Desk) ،ٹیبلوں (Table) ،پنسلوں (Pencil)، پیڈ وں (Pad) ، چارٹوں (Chart)، مارکروں (Marker) اور سٹولوں کی سکولوں (School) کو ضرورت ہوتی ہے۔ درج بالا مثالوں میں انگریزی الفاظ کی آوازوں کے ساتھ اُردو کی آواز ''اں'' اختلاط سے نئے الفاظ وجود میں آئے ہیں جو کہ اندرونِ لفظ کوڈ مکسنگ کو ظاہر کرتے ہیں۔

۳۔ تلفظی کوڈ مکسنگ

اس قسم کی کوڈ مکسنگ میں کسی لفظ کی ادائیگی کے دوران ایسی آوازیں نکالی جاتی ہیں جو کہ اس لفظ کی املا میں شامل نہیں ہوتیں۔ مثلاً اکثر پنجابی افراد اُردو بولتے ہوئے بھی ''غلام'' کا تلفظ ''گلام'' سے کر جاتے ہیں جبکہ صوتیہ ''گ'' مذکورہ لفظ میں موجود نہیں ہے۔

کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی شرائط:

کثیر اللسانی معاشروں اور ممالک میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ ایک عام عمل ہے۔ تعلیم یافتہ افراد کے علاوہ ، وہ تمام افراد اس کا بکثرت استعمال کرتے ہیں جو اپنی مادری زبان بولنے والوں کے علاوہ دیگر زبانیں بولنے والوں کے ساتھ لسانی تعامل کرتے ہیں۔ تاہم کسی ٹھیٹھ زبان کے علاقے میں رہنے والے ایسے بچے اور غیر تعلیم یافتہ مرد وخواتین جنھیں اپنی مادری زبان کے علاوہ کسی دوسرے زبان کی بول چال کی شد بدھ نہیں ہے، وہ کوڈ سوئچنگ کا استعمال نہیں کر پاتے۔ کوڈ سوئچنگ کے لیے ضروری ہے کہ مقررہ کوڈ سوئچنگ والی زبانوں کی بول چال میں رواں ہو۔ کسی دوسری زبان کے چند

الفاظ ،فقرات یا محاورے سیکھ کر انھیں اپنی مادری زبان میں استعمال کر لینا کوڈ سوئچنگ کے زمرے میں نہیں آتا۔

تعلیم و تدریس میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ :

تعلیمی اداروں میں ،تدریسی عمل کے دوران کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ ہونا ایک لازمی امر ہے جہاں اُستاد اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کے لیے انگریزی ،اُردو طالب علموں کی مادری زبان میں کوڈ سوئچنگ کرتا ہے بعض پنجابی استاد انگریزی الفاظ وفقرات کا اُردو میں ترجمہ کرتے ہوئے اُردو کے علاوہ پنجابی زبان کی طرف بھی کوڈ سوئچنگ کرتے ہیں تا کہ کسی مخصوص انگریزی لفظ ،محاورے یا فقرے کا معنی ومفہوم طالب علموں پر واضح کیا جاسکے۔ کاروباری حضرات ،دکاندار اور دفتری عملے کے لوگ صبح سے شام تک ہر نوع اور قبیل کے لوگوں سے بات چیت کے لیے پنجابی ،سرائیکی ،سندھی ،بلوچی ،پشتو یا بلتی سے اُردو اور بعض اوقات انگریزی زبان میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کرتے رہتے ہیں۔

ادب میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ :

کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مسکنگ صرف بول چال تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ادب پر بھی اس کے گہرے اثرات ہیں۔ مرزا غالب اور علامہ محمد اقبال کی شاعری میں مشکل پسندی اُردو اشعار میں فارسی الفاظ وتراکیب کی کوڈ مکسنگ اور فارسی فقرات کی کوڈ سوئچنگ کی وجہ سے ہے۔ ان کے علاوہ میرتقی میر، میر درد ،خواجہ حیدرعلی آتش ، میرزا خاں ، داغ ،حسرت موہانی اور غلام ہمدانی مصحفی وغیرہ نے اپنی شاعری میں عربی اور خصوصاً فارسی الفاظ وتراکیب کی کوڈ مسکنگ کی ہے جبکہ عوامی شاعر نظیر اکبر آلہ آبادی ـنے اُردو کے علاوہ دیگر زبانوں کے الفاظ تراکیب اور اصطلاحات کی کوڈ مکسنگ کرکے ہندوستانی معاشرت اور ثقافت کو اجاگر کرنے کی کوشش ہے۔ دوسری طرف اکبر آلہٰ آبادی نے اپنی شاعری میں جا بجا انگریزی الفاظ کی کوڈ مکسنگ کرکے اسے طنز و مزاح کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح مولانا ابو الکلام آزاد اور مولانا محمد حسین آزاد کی نثر میں ہمیں معرّب و مفرّس کوڈ مکسنگ کے بے شمار حوالے ملتے ہیں۔ اب کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کے حامل مرزا اسد اللہ خاں غالب اور علامہ محمد اقبال کے چند اشعار دیکھیے۔

عشرت پارۂ دل ،زخم تمنا کھانا	لذت ریش جگر ،غرق نمکداں ہونا
بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیرپا	مُوئے آتش دیدہ ہے، حلقہ مری زنجیر کا
ڈھانپا کفن نے ،داغ عیوب برہنگی	میں، ورنہ ہر لباس میں ننگ وُجود تھا
شمار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا	تماشائے بہ یک کف بُردنِ پسند آیا
دل ہر قطرہ ہے سازِ ''انا البحر''	ہم اس کے ہیں، ہمارا پوچھنا کیا
مٹا دیا رے ساقی عالمِ من و تو	پلا کے مجھ کو مئے لَا اِلٰہ اِلاَّ ھُوْ
یہ حوریانِ فرنگی ، دل و نظر کا حجاب	بہشتِ مغر بیان ،جلو ہائے پابہ رکاب

وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدامست　　　　یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

علامہ محمد اقبال کی اُردو زبان میں تصنیف ''بانگ درا'' کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض نظموں مثلاً خطاب بہ جوانانِ اسلام، شمع اور شاعر، تعلیم اور اس کے نتائج ، قرب سلطان ، ایک مکالمہ، میں اور تو، تضمین بر شعر ابو طالب کلیم ،شبلی و حالی ، ارتقاء ،تہذیب حاضر ،عرفی ،ایک خط کے جواب میں کفرو اسلام ،مسلمان اور تعلیم جدید ،فردوس میں ایک مکالمہ ،مذہب اور دریوزہ خلافت وغیرہ کا آخری شعر یا مصرع فارسی زبان میں کوڈ سوئچنگ کرکے لکھا گیا ہے۔ بعض نظموں مثلاً قرب سلطان وغیرہ کے درمیان میں ایک آدھ شعر یا مصرع فارسی میں کوڈ سوئچنگ کر کے لکھا گیا ہے۔ (۷) کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کا عمل دیگر پاکستانی زبانوں مثلاً پنجابی ،سرائیکی ،سندھی ،بلوچی ،براہوی اور پشتو کے ادب میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔

چنانچہ اُردو ادب اور پاکستانی زبانوں کے ادب میں کوڈ مکسنگ کے حوالے سے کئی عنوانات زیر بحث آچکے ہیں مثلاً اُردو پر پشتو کے اثرات ، اُردو پر پنجابی کے اثرات ، پنجابی پر فارسی کے اثرات ،سندھی پر عربی کے اثرات ،اُردو پر سندھی کے اثرات ،اُردو پر بلوچی کے اثرات ،اُردو پر براہوی کے اثرات ، اُردو پر چترالی کے اثرات وغیرہ کیونکہ پاکستان کے مختلف لسانی گروہوں سے تعلق رکھنے والے اُردو ادیبوں اور شاعروں کی اپنی ایک خاص مادری زبان ہے جس کے اُردو ادب پر اثرات ہونا ایک فطری امر ہے۔ اسی طرح اُردو ادب پر فارسی کے اثرات، اُردو ادب پر عربی کے اثرات اور اردو ادب پر انگریزی کے اثرات بھی زیر بحث آچکے ہیں۔ چنانچہ سروش نگار ہاشمی اپنے مضمون'' اُردو زبان کی نئی پاکستانی ادبی تشکیل'' میں مختلف اردو ادیبوں اور شاعروں مثلاً افتخار جالب ،جیلانی کامران ،شیر افضل جعفری ،ظفر اقبال ،سلیم احمد، عادل منصوری، ساحل احمد ، قاضی سلیم اور اختر حسین وغیرہ کی شعری مثالیں دیکر نئی لسانی تشکیلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اردو زبان میں دیگر پاکستانی زبانوں کے الفاظ مثلاً شاوا ،لشکارہ ،سائیں ،جگنی وغیرہ جڑ پکڑ رہے ہیں، نئے نئے روز مرے اور محاورے ایجاد ہو رہے ہیں۔ (۸) یہی کوڈ مکسنگ کا عمل ہے جو کہ نہ صرف کسی زبان کے ادب میں نکھار پیدا کر کے اسے ثروت مند بناتا ہے بلکہ کوڈ مکسنگ والی دوسری زبان کی تہذیب و ثقافت اور معاشرت کی صحیح معنوں میں عکاسی بھی کرسکتا ہے۔ مقامی ثقافت کی کئی ایسی چیزیں اور پہلو ہیں جن کے لیے اردو زبان میں مناسب الفاظ موجود نہیں ہیں لہٰذا ادیبوں اور شاعروں کو دیگر پاکستانی زبانوں کے الفاظ سے کوڈ مکسنگ کے عمل سے استفادہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر محمود الرحمٰن اردو ادب میں کوڈ مکسنگ کی حمایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شوکت صدیقی نے اپنے معروف اردو ناولوں'' جانگلوس'' میں پاکستان کے مختلف خطوں کی معاشرت اور ثقافت کو اجاگر کرنے کے لیے دیگر پاکستانی زبانوں کے الفاظ و محاورات بلاتکلف استعمال کیے ہیں۔(۹)

ذرائع ابلاغ اور مواصلات میں کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ :

اکیسویں صدی کو بالعموم میڈیا کا دور کہا جاتا ہے، کیونکہ میڈیا کے ذریعے بآسانی پوری دُنیا کے لوگوں تک اپنی بات

پہنچائی جاسکتی ہے۔ کسی بھی زبان کو سب سے زیادہ متاثر کرنے والی شے میڈیا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے ذریعے کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کا لسانی طرزِ عمل ہر پاکستانی زبان کی بول چال کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ پاکستانی ٹی وی چینلوں پر شاذ و نادر ہی کوئی ایسا میزبان (اینکر پرسن) ہوگا جو خالص اُردو زبان یا کوئی دوسری پاکستانی زبان استعمال کرتا ہو۔ ورنہ اکثر میزبان اُردو، پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو اور سرائیکی وغیرہ بولتے ہوئے انگریزی الفاظ کی کوڈ مکسنگ کرتے رہتے ہیں، جبکہ پرنٹ میڈیا مثلاً اخبارات اور جرائد و رسائل وغیرہ میں بھی کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کا عمل گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے مثلاً معروف کالم نگار خالد مسعود خان ''دنیا'' اخبار میں اپنے کالم ''کھڑا'' میں پنجابی الفاظ و محاورات اور تراکیب کی کوڈ مکسنگ کر کے اپنے کالم کو طنز و مزاح سے آراستہ کرتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ ''ماٹھا کالم'' میں یہی لسانی سرگرمی انجام دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح حسن نثار اپنے کالم ''چوراہا'' میں پنجابی زبان کی کوڈ مکسنگ کرتے رہتے ہیں۔ میڈیا نے پاکستانیوں کی لسانی عادت کو بگاڑ کر انھیں کوڈ مکسنگ کے عمل کا عادی بنا دیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عامر علی خان، پروفیسر، ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات''، مرتبہ مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۰ء، ص۴۱

۲۔ برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی، پنڈت، ''منشورات''، شیخ مبارک علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۳۴ء، ص۲۴۱

۳۔ عطش درانی، ڈاکٹر، ''اردو: جدید تقاضے، نئی جہتیں''، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۶ء، ۱۲۲

۴۔ محمد سلیمان اطہر، ڈاکٹر، ''ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس''، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ۱۴۹

۵۔ اسد اللہ خان، غالب، ''دیوانِ غالب''، مرتبہ، حامد علی خاں، مطبوعاتِ مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء، ص۱ تا ۲۰

۶۔ محمد اقبال، علامہ، ''بالِ جبریل''، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۷۲ء، ص۱۳ تا ۷۹

۷۔ محمد اقبال، علامہ، ''بانگِ درا''، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۷۲ء۔

۸۔ سروش نگار ہاشمی، ''اردو زبان کی نئی پاکستان ادبی تشکیل''، مشمولہ ''پاکستانی اردو: مزید مباحث''، ص۶۱ تا ۸۲

۹۔ محمود الرحمٰن، ڈاکٹر، ''پاکستانی اردو کے خدوخال''، مشمولہ، ''پاکستانی اردو: مزید مباحث''، ص۹۲

۱۰۔ فتح محمد ملک، پروفیسر، ''اردو، اردش اور ہمارا قومی و ملی وجود''، مشمولہ ''پاکستانی اردو: مزید مباحث''، مرتبہ، ڈاکٹر عطش درانی، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۲ء، ص۶۱

۱۱۔ عطش درانی، ڈاکٹر، ''اکیسویں صدی کی اردو: نئے تقاضے''، مشمولہ ''پاکستانی اردو: مزید مباحث''، ص۱۴

۱۲۔ طارق رحمان، ڈاکٹر، ''پاکستان میں اردو انگریزی تنازع کی تاریخ''، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۹۶ء، ص۱۴

۱۳۔ محمد سلیمان اطہر، ڈاکٹر، ''ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس''، ص:۴۸

۱۴۔ ایضاً، ص۱۸

۱۵۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، ''پاکستانی اردو سے کیا مراد ہے؟''، مشمولہ ''پاکستانی اردو'' مرتبہ ڈاکٹر عطش درانی، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۸ء، ص۱۲۰